السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قصہ ہاروت وماروت کی قرآن کی روشنی میں وضاحت فرمایئے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قصہ ہاروت وماروت اللہ رب العزت نے سورہ بقرہ آیت : 102 کے ضمن میں باىں الفاظ بیان فرمایا ہے ۔

وَاتَّبَعوا ما تَتلُوا الشَّيـٰطينُ عَلىٰ مُلكِ سُلَيمـٰنَ وَما كَفَرَ سُلَيمـٰنُ وَلـٰكِنَّ الشَّيـٰطينَ كَفَروا يُعَلِّمونَ النّاسَ السِّحرَ وَما أُنزِلَ عَلَى المَلَكَينِ بِبابِلَ هـٰروتَ وَمـٰروتَ وَما يُعَلِّمانِ مِن أَحَدٍ حَتّىٰ يَقولا إِنَّما نَحنُ فِتنَةٌ فَلا تَكفُر فَيَتَعَلَّمونَ مِنهُما ما يُفَرِّقونَ بِهِ بَينَ المَرءِ وَزَوجِهِ وَما هُم بِضارّينَ بِهِ مِن أَحَدٍ إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمونَ ما يَضُرُّهُم وَلا يَنفَعُهُم وَلَقَد عَلِموا لَمَنِ اشتَرىٰهُ ما لَهُ فِى الـٔاخِرَةِ مِن خَلـٰقٍ وَلَبِئسَ ما شَرَوا بِهِ أَنفُسَهُم لَو كانوا يَعلَمونَ ١٠٢ ... سورة البقرة

اوران (ہزالیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے سلیمان علیہ السلام نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اوران باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں اور دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں کفر میں نہ پڑو بعض لوگ سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں اور اللہ کے حکم کے سواوہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص اپنی چیزوں (یعنی سحر وغیرہ) کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی کاش وہ (اس بات کو) جانتے اس آیت کریمہ میں اس جادو کا بیان ہے جس پر۔ ''ارزل خلق اللہ ''یہود عامل تھے پھر یہ ان اشیاء میں سے ہے جن کو شیاطین نے سلیمان بن داوٗد علیہ السلام کے عہد میں گھڑا تھا (تاکہ اللہ کی مخلوق کو ورغلایا اور پھسلایا جاسکے) اور اس کا تعلق اس سے بھی ہے جو کچھ بابل کی سرزمین میں ہاروت اور ماروت پر نازل ہوا تھا ثانی الذکر عہد کے اعتبار سے اول الذکر سے متقدم ہے کیونکہ قصہ ہاروت وماروت بقول ابن اسحاق زمانہ نوح علیہ السلام سے پہلے کا ہے جادو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی موجود تھا کیونکہ اللہ نے خبر دی ہے کہ قوم نوح علیہ السلام کا دعویٰ مزعومہ تھا کہ یہ (نوح) علیہ السلام ساحر ہے اسی طرح جادو قوم فرعون میں بھی پھیلا ہوا تھا یہ سارا کچھ عہد سلیمان سے (بہت) پہلے کا ہے اس آیت سے کیا مراد ہے ؟اس کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے سحر وکہانت کی کتابوں کو جمع کر کے اپنی کرسی کے نیچے دفن کردیا کوئی شیطان کرسی کے نزدیک پھٹک نہیں سکتا تھا جب سلیمان علیہ السلام اور وہ علماء جن کو اصل معاملہ سے آگاہی تھی فوت ہوگئے تو شیطان انسانی شکل میں ان کے پاس آیا یہودیوں سے کہا میں آپ کو ایک ایسا خزانہ بتاتا ہوں جو بے مثال اور بے نظیر ہے کہا ہاں بتاوٗ!انہوں نے کرسی کے نیچے کھدائی کر کے ان کتابوں کو حاصل کرلیا تو شیطان نے ان سے کہا سلیمان علیہ السلام کو انہی کے ذریعہ جن وانس پر کنٹرول حاصل تھا اس واقعہ سے یہ بات عام پھیل گئی کہ سلیمان ساحر تھا جب قرآن نے سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ انبیاء میں کیا تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہا : وہ تو جادو گر تھا ۔ تو یہ آیت نازل ہوئی ۔ (تفسیر طبری)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قصہ ہاروت وماروت مسند احمد میں بسند حسن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں مروی ہے طبری نے اس واقعہ کے کئی طرق بیان کئے ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قصہ کا اصل موجود ہے بخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے اس قصہ کو باطل قرار دیا ہے جیسے قاضی عیاض وغیرہ حاصل اس کا یہ ہے کہ اللہ نے بطور آزمائش دو فرشتوں میں شہوت ودیعت کردی پھر ان کو حکم دیا کہ زمین پر ۔ قضاء کے فرائض سرانجام دو مدت دراز تک انہوں نے بصورت بشر زمین پر عدل وانصاف قائم کئے رکھا پھر حسین وجمیل عورت پر فریفتہ ہو کر فتنہ میں پڑگئے اس بنا پر ان کو بطور سزا بابل کے کنوئیں میں الٹا لٹکا دیا گیا ان کی ابتلاء علم کے ذریعے ہی ہوئی جو اس علم تک رسائی چاہتا ان کا قصد کرتا وہ اس وقت تک کسی کو تعلیم نہ دیتے جب تک اسے ڈراتے او منع نہ کرلیتے جب کسی کو اصرار ہوتا تو اس سے گفتگو کرتے اور تعلیم دیتے اس علم کی حقیقت ان پر منکشف تھی لوگ ان سے ان اشیاء کی تعلم حاصل کرتے جن کی وضاحت قرآن میں ہے (فتح الباری 10/225)

ترکیب:

مَا تَتلُوا الشَّيَاطِينُ میں صحیح مسلک یہ ہے کہ ماموصولہ ہے ان لوگوں کا مسلک غلط ہے جنہوں نے اس کو مانافیہ بنایا ہے کیونکہ نظم کلام اس سے انکاری ہے ۔ "تتلوا "لفظ فعل مضارع ہے لیکن یہ ماضی کی جگہ واقع ہے یہ استعمال کلام عرب میں معروف ہے اور "تتلوا کا معنی منقول ہے اسی بناء پر اس کا "علی " سے تعدیہ ہے ۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ کا مایقینی طور پر نافیہ ہے اور وَلَـٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا میں واوٗعاطفہ ہے اور یہ ماقبل سے جملہ استدراکیہ ہے يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ النَّاسَ مفعول اور (السِّحرَ) مفعول ثانی ہے ۔جملہ (كَفَرُوا) کے فاعل سے حال ہے اي كفروا معلمين اور (وَمَا أُنزِلَ) میں "ما "موصولہ محل نصب میں ہے ۔ السِّحرَ پر عطف ہے تقدیر عبارت یوں ہے يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

یعنی لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے اور اس شئے کی دو فرشتوں پر نازل ہوئی تھی اور ۔ بِبَابِلَ مَا أُنزِلَ کے متعلق ہے باء بمعنی فی ہے جمہور کے نزدیک ۔ (الْمَلَكَيْنِ) لام کے فتحہ سے ہے بعض نے اس کو کسرہ سے بھی پڑھا ہے " ہاروت وماروت ۔ الْمَلَكَيْنِ سے بدل ہے جو فتحہ کے ساتھ ہے یا عطف بیان ہے یہ تعلیم اندازی تھی طلبی نہیں تھی ۔

الفاظ کی مزید تشریح

وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ کا عطف ماتتلوا پر ہے معنی یہ ہیں کہ تابعداری کی انہوں نے اس چیز کی جو پڑھتے تھے شیطان سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی میں اور اس چیز کی دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل ہوئی

الْمَلَكَيْنِ) لام کے کسرہ کے ساتھ قرات غیر معروف ہے لام کے فتحہ سے ہے زیر کی صورت میں معنی یوں ہو گا کہ ہاروت و ماروت کے ساتھ جب خواہشات نفسانی لگا دی گئیں تو وہ گویا مرد بن گئے اور جب قاضی بنائے گئے تو) اس طرح سے بادشاہ ہوگئے پس دونوں قرآت آپس میں موافق ہوگئیں بعض لوگ۔ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ کے ما کو نفی کا بناتے ہیں اور معنی یوں کرتے ہیں کہ نہیں اتاری گئی فرشتوں پر کوئی چیز (جادو سے) اور لفظ "ببابل" کو يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ سے متعلق بناتے ہیں یعنی شیطان لوگوں کو جادو بابل شہر میں سکھاتے تھے اور ہاروت اور ماروت کو شیاطین سے بدل بناتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہاروت اور ماروت شیطان تھے اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب جادو کفر ہے تو فرشتوں پر کس طرح اتارا جا سکتا ہے اور وہ لوگوں کو کس طرح سکھا سکتے ہیں اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ اللہ جس چیز کے ساتھ چاہے بندوں کی آزمائش کرے اسی لیے وہ پہلے کہہ دیتے کہ یہ کفر ہے تاکہ کوئی شخص دھوکے میں نہ رہے۔ جب کہ کوئی باز نہ آتا تو اس کو سکھادیتے اور نظم قرآن کے لحاظ سے "ماانزل" کے "ما" کو نفی کے لیے بنانا صحیح نہیں کیوں کہ اس سے نظم قرآن میں کئی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(1) ببابل کا تعلق اگر۔ (بما انزل) سے ہو تو پھر ہاروت ماروت کو شیاطین سے بدل بنانا صحیح نہیں کیونکہ شیاطین صیغہ جمع ہے جب کہ ہاروت ماروت تثنیہ ہے نیز ملکین سے بدل نہ بنانا تو اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو ملکین پر اتارا گیا ہے لیکن بابل میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ اور اگر "ببابل" کا تعلق۔ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ سے ہو تو وہ بہت دور ہے درمیان میں اور کلام آگیا اس سے عبارت میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

(2) ہاروت ماروت ظاہر نظم کے لحاظ سے "ملکین" سے بدل ہے کیونکہ "ملکین" تثنیہ ہے اور ہاروت ماروت بھی دو ہیں نیز ہاروت اور ماروت میں قرب بھی ہے ہاروت ماروت کو شیاطین سے بدل بنانا ظاہر نظم کے بالکل خلاف ہے۔ کما تقدم

(3) اگر ہاروت و ماروت شیطان ہوں تو پھر ان کا تبلیغ کرنا کہ ہم آزمائش میں ہیں تو کفر نہ کر یہ صحیح نہیں کیوں کہ نیکی کی تبلیغ کی توقع شیاطین سے نہیں ہو سکتی پس صحیح معنی وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکا کہ ما انزل کا تعلق ما تتلوا سے ہے اور معنی یوں ہے کہ تابعداری کی انہوں نے اس چیز کی جو وہ پڑھتے تھے شیاطین سلیمان علیہ السلام کے عہد میں اور اس چیز کی جو اتاری گئی دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر بابل میں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص764

محدث فتویٰ